



## سوال

(191) ہم غیر اسلامی ملک میں پڑھاتے ہیں اور اس کے ینکوں میں اپنی رقوم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ایک غیر اسلامی ملک میں رہ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال و دولت اس فراوانی سے عطا فرمایا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے اسے امریکی ینکوں میں رکھنے پر مجبور ہیں، ہم مسلمان ہیں اس لئے ہم سے ینکوں والے بہت خوش ہیں اور وہ ہمیں بیوقوف سمجھتے ہیں کیونکہ ہم سودی رقوم کو ان ینکوں میں چھوڑ دیتے ہیں تو وہ مسلمانوں کے اس مال کو عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہم ان اموال سے استفادہ نہیں کر سکتے؟ کیا ہم اسے فقیر مسلمانوں پر یا مسجدوں اور اسلامی مدارس کی تعمیر پر خرچ کر دیں؟ کیا مسلمان، بینک سے اس سودی رقم کے لینے پر گناہ گار ہوگا خواہ وہ اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین ہی کو بطور عطیہ کیوں نہ دے دے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

سودی ینکوں میں اپنے اموال کو رکھنا جائز نہیں خواہ یہ بینک مسلمانوں کے، ہوں یا غیر مسلموں کے کیونکہ اس میں گناہ اور ظلم کی کاموں میں تعاون ہے خواہ آپ سود نہ بھی لیں پھر بھی سودی ینکوں میں رقوم رکھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص حفاظت کے لئے ینکوں میں رقوم رکھنے پر مجبور ہو جائے اور وہ سود نہ لے تو امید ہے کہ

ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَقَدْ فَضَّلْنَا لَكُمُ الْبَيْتَ حَرَامًا عَلَيْنَا أُنْظُرْ رُؤْيَا ۖ ۱۱۹ ... سورة الانعام

”جو چیز میں ہم نے تمہارے لئے حرام ٹھہرا دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان دی ہیں مگر اس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے) لئے ناپاچار ہو جاہ۔“

اگر کوئی شخص سود لینے کے لئے ان ینکوں میں اپنی رقوم رکھے تو پھر یہ بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ سود اکبر الکبائر میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی کتاب کریم میں اور اپنے رسول امین ﷺ کی زبانی حرام قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ سود بلا حرج ہو جانے والا ہے اور جو شخص سودی لین دین کرتا ہے اس نے گویا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی فراوانی سے نوازا ہو، انہیں چاہئے کہ وہ اسے نیکی اور احسان کے کاموں اور مجاہدین کی مدد کے لئے خرچ کریں، اللہ تعالیٰ انہیں اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور خرچ کئے جانے والے مال کا نعم البدل بھی عطا کرے گا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِالسَّيْلِ وَالنَّارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً قُلُوبُهُمْ مُؤْمِنَةٌ وَعُنُوفُهُمْ حُزْنُونَ ۖ ۲۷۴ ... سورة البقرة



”جو لوگ اپنا مال رات، دن اور پلو شیدہ و ظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔“

اور فرمایا:

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۚ ۲۶۹ ... سورة سبأ

”اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا، وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔“

یہ حکم عام ہے جو زکوٰۃ و غیر زکوٰۃ سب کو شامل ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سر بلند فرمادیتا ہے۔ یہ بھی صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”ہر روز صبح کے وقت اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو نازل فرماتا ہے، جن میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما اور مال روک رکھنے والے کے مال کو تباہ برباد کر دے“

نیک کی کاموں میں خرچ کرنے اور ضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات و احادیث ہیں۔

اگر صاحب مال جہالت یا تساہل کی وجہ سے اپنے مال کا سود وصول کرے، پھر اللہ تعالیٰ اسے رشد و بھلائی کی ہدایت عطا فرمائے تو اسے چاہئے کہ اس مال کو نیک کاموں میں خرچ کر دے اور اپنے مال میں اسے باقی نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں شامل ہو جاتا ہے، اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَخْرُجُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرِيهِ الصَّدَقَاتِ ... ۲۷۱ ... سورة البقرة

”اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقے خیرات کو بڑھاتا ہے۔“

حدیث ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## مقالات و فتاویٰ

ص 317

محدث فتویٰ